سوال

(474) اللہ کے پاس اس ترک سنت کا کیا مواخذہ ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی شخص فرض نماز ادا کرے۔ اور سنت موکدہ یا غیر موکدہ ترک کردے تو خدا کے پاس اس ترک سنت کا کیا مواخذہ ہوگا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنتوں کی وضع رفع درجات کے لئے ہے۔ ترک سنن سے رفع درجات میں کمی رہتی ہے۔ مواخذہ نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ

شرفیہ

ترک سنن کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ گاہے بگاہے ترک ہوجایئں دوسری صورت یہ کہ ہمیشہ ترک کی جایئں اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ انکار رہے تو اس حدیث کا مصداق ہوگا۔

"قال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن رغب عن سنتي فليس مني" (متفق علیہ۔ مشکواة ج1 ص27)

دوسری حدیث میں ہے۔

"ستة لعنتهم ولعنهم اللہ وكل نبي يجاب الى قوله والتارك لسنتي" (مشكوة ص22 ج1)

دوسری صورت یہ کہ دوامی ترک بہ سبب تسائل ہو یہ آیت شریفہ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي ۳۱ سورة آل عمران

کے خلاف ہے۔ نیز دوسری حدیث میں ہے۔

"عن ابي هريرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان اول مايحاسب العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انقص من

فریضتہ شئ قال الرب تبارکوتعالیا نظر واہل لعبدي من تطوع فیکمل بہا من الفرلایضتہ ثم یکون ساء عملہ علی ذلک الی اخرہ" (رواہ ابوداودوسکت علیہ ہووالمنذري ورواہ ایضا ابوداود من روایۃ تمیم الداي رواہ باسناد صحیح وفی الباب عن انس عند الطبرانی فی الاوسطوالضیاء فی المختار قال فی السراج حدیث صحیح قالہ شیخ کذا فی تنفیع الرواۃ فی تخزیج احادیث مشکوۃ ج 1 ص 248)

اورایسے لوگ شاذونادر ہی ہوں گے۔ جس کے فرائض میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔ لہذا طرق سنن دوامی طور پر ہویا اکثری ہوسب باعث خسران ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص628

محدث فتویٰ